سہ ماہی

پیغام آشنا

شمارہ-۲۳ (خزاں)
اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۵ء

ہم تباہ کن زلزلے سے متاثر
پاکستانی قوم کو تعزیت پیش کرتے ہیں

Scanned with CamScanner

سراج الدین علی خان آرزو اور تذکرۂ مجمع النفائس	ڈاکٹر عارف نوشاہی	۱۴۱
کلہوڑا دور کا گم شدہ فارسی ادبی خزینہ	ڈاکٹر غلام محمد لاکھو	۱۴۶
پنج آہنگ کا اردو ترجمہ	ڈاکٹر صابر آفاقی	۱۵۳
حمد کاکوی اور ان کا فارسی و اردو کلام	ڈاکٹر محمود الرحمٰن	۱۵۹
صہبا اختر کی شاعری کا تابناک پہلو	غلام حسین وانی	۱۷۱
فارسی کا ایک گمنام دیہاتی شاعر، بیخود بٹالوی	ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی	۱۸۰
زیاراتِ ایران	افتخار احمد قادری	۱۹۲
ایرانی ادب و ثقافت کے پاکستانی ادب و ثقافت پر اثرات	پروفیسر اکبر حمیدی	۲۰۲
''شب زندہ''	جاوید اقبال قزلباش	۲۰۶

☆☆☆

Scanned with CamScanner

زیاراتِ ایران

افتخار احمد حافظ قادری ☆

ترکی، حجاز مقدس، شام، اردن اور عراق میں موجود مقامات مقدسہ پر حاضری کے بعد اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے ایک بار پھر بزرگانِ دین اور مشائخ عظام کی خدمت میں حاضری کا سبب مہیا کردیا۔اس بار ایران اور افغانستان میں موجود بزرگان دین کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔یہ سفر مقدس راولپنڈی سے شروع ہوکر راولپنڈی میں ہی اختتام پذیر ہوا اور اس بار یہ تمام سفر بائی روڈ طے ہوا۔تفصیل کچھ اس طرح سے ہے۔

بروز سوموار صبح سوا پانچ بجے گھر سے روانہ ہوئے اور بذریعہ کوئٹہ ایکسپریس کوئٹہ کے لیے روانگی ہوئی۔ دوسرے دن رات دس بجے کوئٹہ پہنچ گئے۔ رات کوئٹہ میں ہی گزاری دوسرے دن صبح نماز فجر کی ادائیگی کے بعد ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد بازار گئے تاکہ کرنسی وغیرہ تبدیل کرلیں دوپہر کا کھانا کھایا اور بسوں کے اڈہ پر پہنچ گئے۔ شام چار بجے والی بس کے ٹکٹ لیے۔ بس مختلف مقامات سے گذرتی اور سفر طے کرتی ہوئی دوسرے دن صبح ساڑھے چھ بجے خیریت سے تفتان پہنچ گئی۔ نو بجے کے قریب بارڈر کھلا اور ضروری کاغذی کاروائیوں کے بعد ہم پاکستان کی حدود سے نکل کر ایران کی حدود میں داخل ہوگئے۔

ایران

ایران کا شمار دنیا کے قدیم ترین ممالک میں ہوتا ہے۔کون ہے جو شیخ سعدی اور حافظ شیرازی سے واقف نہیں ایران میں بیشمار دینی و مذہبی مقامات ہیں۔ ایرانی بارڈر پوسٹ کا نام ''میرجاوہ'' ہے جو ایک خوبصورت عمارت میں واقع ہے۔ اس عمارت میں امیگریشن اور کسٹم کے دفاتر ہیں۔ یہاں کی ضروری کاروائی سے فارغ ہونے کے بعد ایک گاڑی میں سوار ہوکر زاہدان بس ٹرمینل پہنچ گئے۔ کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد دو بجے بس میں سوار ہوکر کرمان کی طرف چل پڑے۔

☆ ٦۔اے، سٹریٹ ۹، افشاں کالونی، راولپنڈی

Scanned with CamScanner

کرمان

کرمان شہر کو تاریخی طور پر ثقافتی مرکز کی حیثیت حاصل رہی ہے اور اب بھی یہاں کی کئی یونیورسٹیاں طلبا اور طالبات کو علم کی روشنی سے منور کر رہی ہیں۔ رات ساڑھے دس بجے ہم کرمان شہر پہنچے۔ایک مسافر خانے میں رات قیام کیا اور صبح نماز کی ادائیگی کے بعد کرمان شہر سے باہر ۳۵ کلومیٹر فاصلے پر ایک مقام ''ماھان''میں حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کے مزار مبارک کی زیارت کے لیے روانہ ہوگئے۔

حضرت شاہ نعمت اللہ ولی

حضرت شاہ نعمت اللہ ولی ملک شام کے شہر حلب میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا سلسلہ نسب انیس واسطوں سے جناب نبی کریم حضرت محمدؐ سے جاملتا ہے جس کے متعلق آپؒ خود فرماتے ہیں:

نوزدھم جد من رسول خدا است آشکار است نیست پنہان

آپؒ ایک روشن ضمیر ولی اللہ اور زبردست مکاشفہ کے مالک تھے۔ آپؒ نے اپنے کلام میں آئندہ آنے والے حالات و واقعات کے متعلق پیشن گوئیاں فرمائی ہیں جو درست ثابت ہوتی جارہی ہیں۔ آپؒ کا مزار مبارک ایک وسیع کمرے میں اونچے چبوترے پر واقع ہے۔ دیواروں پر جگہ جگہ فارسی اشعار اور آیات قرآنی انتہائی خوبصورت انداز میں لکھی ہوئی ہیں، ساتھ ہی آپ کی ایک چلہ گاہ بھی ہے۔ آپ کی خدمت میں حاضری کے بعد کرمان کے بقیہ مقامات دیکھے جن میں کرمان کی قدیم ترین جامع مسجد، گنبد مشتاقیہ، گنبد سبز، عجائب گھر اور بازار کرمان شامل ہیں۔ ایک ہوٹل میں کھانا کھانے کے بعد بس میں سوار ہوکر شہر شیراز روانہ ہوئے۔

شیراز

شیراز صوبہ فارس کا صدر مقام، اور مذہبی اور تاریخی حیثیت کا حامل شہر ہے۔ شیراز میں سب سے پہلے، حضرت شاہ چراغؒ کی خدمت میں حاضری دی۔

حضرت سید امیر احمد بن امام موسیٰ کاظمؑ

آپؒ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کے صاحبزادے اور حضرت شاہ چراغؒ کے نام سے مشہور ہیں آپؒ حضرت امام علی رضاؑ کے بھائی ہیں۔ آپؒ کا مزار مبارک اس شہر کی رونق ہے۔ اسی طرح شاہان سلف نے بے شمار پیسہ خرچ کرکے ان کے حرم کو نادر روزگار بنادیا ہے۔ اندرونی حصے کی کیفیت کا بیان تو الفاظ میں ناممکن ہے کہ ہر طرف نور ہی نور کی بارش ہے۔ ہم

Scanned with CamScanner

بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام پیش کیا۔ واقعی یہ ایک نورانی اور روحانی مقام ہے جہاں پہنچ کر انسان کو قلبی اور روحانی سکون حاصل ہوتا ہے۔الوداعی سلام کے بعد ایک ٹیکسی میں سوار ہوکر حضرت شیخ سعدی کے مزار مبارک کی طرف روانہ ہوئے۔

حضرت شیخ سعدی شیرازی

آپ کا شمار دنیائے اسلام کے نامور اسلاف میں ہوتا ہے۔ آپ ایک بہت بڑے عاشق رسولؐ، معلم اخلاق اور عظیم شاعر گذرے ہیں۔ نبی اکرمؐ سے شیخ سعدیؒ کی محبت اور عقیدت انتہا درجہ کی تھی۔ مشہور زمانہ رباعی (بلغ العلی بکمالہ)جو عاشقانِ رسولؐ کے دلوں کی دھڑکن ہے۔ آپ ہی کی ہے اور جب اسکا آخری مصرعہ مکمل نہیں ہورہا تھا تو آپؒ ہر وقت پریشان اور غمگین رہتے۔ ایک دن قسمت جاگ اٹھی اور خواب میں نبی اکرمؐ نے شیخ سعدی کو اپنے دیدار سے نوازا اور پوچھا کہ سعدی کیا بات ہے جس پر شیخ سعدی نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ کی شان میں ایک رباعی ترتیب دے رہا ہوں لیکن اس کا آخری مصرعہ مکمل نہیں ہورہا۔ جس پر نبی اکرمؐ نے شیخ سعدی سے فرمایا کہ لکھ دو''صلوا علیہ و آلہٖ'' اور رباعی مکمل ہوگئی اور پھر یہ رباعی اتنی مشہور ہوئی کہ آج کئی صدیاں گذرنے کے باوجود بھی رباعی زندہ ہے اور اس رباعی کے ساتھ ساتھ حضرت شیخ سعدیؒ کا نام بھی ہمیشہ زندہ رہے گا۔

ٹیکسی کچھ ہی دیر میں مزار حضرت سعدیؒ کے عین سامنے آکر رکی۔ ٹکٹ لے کر اندر داخل ہوئے۔آپ کے مزار مبارک کی زیارت ہم سب احباب کے لیے ایک اہم فریضہ سے کم نہ تھی۔آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، سلام پیش کیا اور جانب قدم بیٹھ گئے اور پھر سب احباب نے مل کر جب اس مذکورہ رباعی کو بآواز بلند پڑھا تو ایک عجیب روحانی ماحول اور کیفیت پیدا ہوگئی۔ایک حمد باری تعالیٰ پڑھی۔پھر آپ ہی کی ایک نعت مبارک پیش کی جسکا پہلا شعر کچھ اس طرح ہے۔

عرش است کمین پایہ ز ایوان محمدؐ
جبریل امین خادم دربان محمدؐ

ایرانی زائرین آجارہے تھے اور ہم اپنی دھن میں آپؒ کا ہی کلام آپ کے سامنے بیٹھ کر بآواز بلند پڑھ رہے تھے۔ختم شریف اور دعا کے بعد آپ کے مزار مبارک پر چادر کا نذرانہ پیش کیا۔ حضرت سعدی کا مزار مبارک انتہائی سادہ مگر بڑا رعب اور پروقار ہے۔ دیواروں پر آپ کے اشعار اور رباعیات لکھی ہوئی ہیں۔ مزار کے باہر ایک خوبصورت باغ ہے جس میں ہر موسم کے حسین پھول مزار مبارک کی شان میں اضافہ کرتے ہیں۔ الوداعی سلام کے بعد حضرت

Scanned with CamScanner

شیخ سعدیؒ کی لائبریری کی طرف روانہ ہوئے تا کہ اپنی تصنیف کا (جو عراق، اردن، شام اور ترکی کی زیارات پر مشتمل ہے اور رنگین تصاویر سے مزین ہے) ایک نسخہ حضرت سعدی کی لائبریری میں رکھوایا جائے اور حضرت سعدیؒ سے ایک نسبت قائم رہے۔ یہاں سے فراغت کے بعد ایک ٹیکسی میں سوار ہوکر بلبل شیراز کے مزار مبارک کی طرف روانہ ہوئے۔

بلبل شیراز حضرت خواجہ محمد شمس الدین حافظ شیرازیؒ

آپؒ ایک بلند پایہ بزرگ اور عظیم صوفی شاعر ہو گذرے ہیں۔ دیوان حافظ سے لوگ فال نکالتے ہیں اسی وجہ سے آپ کے دیوان کو ''لسان الغیب''، اور ''ترجمان الاسرار'' کے ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپؒ کا مزار مبارک زمین سے اونچے چبوترے پر ہے۔ قبر قدرے لمبی ہے ستونوں کے اوپر چھتری نما گنبد ہے۔ احاطہ مزار میں جگہ جگہ سایہ دار درخت اور پھولوں کی کیاریاں ہر طرف ماحول کو معطر کیے ہوئے ہیں۔ یہاں پر بھی ہر وقت آنے والوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے سلام پیش کیا اور ایک طرف بیٹھ گئے۔ بندۂ ناچیز نے بآواز بلند آپ کی ایک غزل کے چند اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے۔اس کے بعد فاتحہ شریف اور دعا کی گئی۔آپ کے مزارِ مبارک پر بیٹھے ایک عجیب کیفیت پیدا ہورہی تھی اور جی یہی چاہتا تھا کہ سارا وقت آپ کے مزار مبارک پر ہی بیٹھے گذر جائے مگر مجبوری تھی اور وقت کی کمی کے پیش نظر الوداعی سلام کرتے ہوئے احاطہ مزار سے باہر آگئے۔ دو دن شیراز میں ٹھہرے اور مذکورہ مقامات کے علاوہ درج ذیل مقامات پر حاضری کا شرف حاصل ہوا:

۔حضرت خواجوی کرمانیؒ۔ ایک عظیم صوفی شاعر
۔حضرت شیخ روز بہان بقلیؒ۔علم وتقوی و پرہیزگاری میں اعلیٰ مقام
۔شیخ الاسلام حضرت عبداللہ خفیف۔ حضرت شیخ سعدی آپ کے مزار پر مجاور رہے۔

دروازہ قرآن اور تخت جمشید کے بقیہ آثار دیکھنے کے بعد بس میں سوار ہوکر اصفہان جسے نصف جہان کہتے ہیں کی طرف روانہ ہوئے۔

اصفہان

اصفہان شہر کا شمار بھی ایران کے قدیم شہروں میں ہوتا ہے۔ یہاں پر جن مقامات پر حاضر ہوئے وہ کچھ اسطرح ہیں۔

میدان امام (نقش جہان)

اس میدان کا سابقہ نام میدانِ شاہ تھا لیکن اب میدان امام کے نام سے مشہور

Scanned with CamScanner

ہے۔انتہائی خوبصورت اور سرسبز و شاداب میدان ہے۔ ایک طرف مسجد امام، ایک طرف مسجد لطف اللہ اور ایک طرف عالی قاپو کی عمارت ہے۔ درمیان میں ایک خوبصورت تالاب اور فوارہ ہے۔ دائیں بائیں درخت اور پھول عجیب دلکش منظر پیش کرتے ہیں۔ چاروں اطراف میں مختلف تجارتی دکانیں ہیں جن میں اصفہان کی دستکاری مصنوعات دستیاب ہیں۔ مذکورہ عمارات، باغِ ہشت بہشت اور پل سی و سہ کو دیکھنے کے بعد ایک ہوٹل میں کھانا کھایا اور بس میں سوار ہوکر قم کی جانب روانہ ہوئے۔

قم المقدسہ

شہر قم کا شمار ایران کے اہم ترین مذہبی مراکز میں ہوتا ہے۔ مشہد مقدس کے بعد یہاں پر ایران کی دوسری بڑی زیارت گاہ ہے جس کی فضاؤں میں پاکیزگی اور روحانیت پائی جاتی ہے۔ قم شہر کی ثقافتی اور علمی سرگرمیوں کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ معروف مدرسہ حوزۂ علمیہ قم بھی یہیں واقع ہے جہاں سے ہر سال ہزاروں طلبا فارغ التحصیل ہوتے ہیں۔

حضرت معصومہ قم (س)

سیدہ بی بی فاطمہ(س) جو کہ حضرت امام علی رضاؑ کی ہمشیرہ ہیں معصومۂ قم کے نام سے مشہور ہیں۔آپؒ کے مزار مبارک کا سنہری گنبد اور مینار دور ہی سے نظر آجاتے ہیں۔ مزار مبارک کی عمارت انتہائی خوبصورت ہے۔دیواروں پر بہترین فیروزی رنگ میں کشیدہ کاری کا حسن اور اندر کا روحانی سماں بیان سے باہر ہیں۔ سلام پیش کیا، ختم شریف پڑھا اور دعا کے بعد مزار مبارک کے مختلف حصے دیکھے۔ مزار سے متصل ایک تاریخی مسجد ''مسجد اعظم'' بھی ہے جہاں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور بے شمار طالبان علم اس میں شریک ہوتے ہیں۔

قم میں بھی بے شمار مساجد ہیں جن میں سرفہرست مسجد جمکران، مسجد امام حسن العسکری، جامع مسجد قم، اور مسجد فاطمیہ خاص طور پر قابل دید ہیں۔ اسی طرح حضرت معصومہ قم کے علاوہ بے شمار امام زادگان قم میں مدفون ہیں۔ مزار مبارک کے ساتھ ہی ایک عجائب گھر بھی ہے جس میں بے شمار نوادرات بڑی ترتیب سے رکھے ہوئے ہیں۔ یہاں سے فراغت کے بعد ٹیکسی میں سوار ہوکر شہر رے کے لیے روانہ ہوگئے۔

حضرت شاہ عبدالعظیمؒ

رَے تہران سے ۱۰، ۱۲ کیلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور حضرت شاہ عبدالعظیمؒ کے نام سے مشہور ہے۔ آپؒ حضرت حسن مجتبیٰؑ کی اولاد سے ہیں اور آپ کا شمار اکابر محدثین میں

Scanned with CamScanner

ہوتا ہے۔ آپ کا مزار مبارک بھی نہایت خوبصورت انداز میں بنا ہوا ہے اور ہر وقت یہاں زائرین کا رش رہتا ہے۔اس مقام پر تین زیارات ہیں جو کہ ایک وسیع و عریض رقبہ پر پھیلی ہوئی ہیں۔ ان میں سب سے اہم زیارت حضرت شاہ عبدالعظیم کی ہے۔ دوسری زیارت حضرت حمزہ بن امام موسی کاظمؑ اور تیسری زیارت حضرت سید طاہر ابن امام زین العابدینؑ کی ہے۔ ان سب مقامات پر حاضری دی، سلام پیش کیا، فاتحہ پڑھی اور کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد کوہ بی بی شہر بانو کی جانب روانہ ہوگئے۔

مزار مبارک حضرت بی بی شہر بانو

حضرت سیدہ بی بی شہر بانو خسرو ایران یزدگرد کی شہزادی، حضرت امام حسینؑ کی رفیقہ حیات اور حضرت امام زین العابدینؑ کی والدہ محترمہ ہیں۔ آپ نے میدان کربلا میں شہزادگی کی راحتوں کو بھلا کر شہید کربلا کا پورا پورا ساتھ دیا۔یہی عظیم شہزادی رے کی اس پہاڑی پر آرام فرما ہیں جو کوہ بی بی شہر بانوؑ کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کے حضور سلام کے لیے حاضر ہوئے، فاتحہ پڑھی اور کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد ایک ٹیکسی میں سوار ہوکر تہران کے لیے روانہ ہوگئے۔

تہران

رے قدیم ایران کا دارالحکومت تھا جو بعد میں تباہ و برباد ہوکر کھنڈرات میں تبدیل ہوگیا۔ قاچاریوں کے دورِ حکومت میں تہران کو دارالحکومت کا درجہ دے دیا گیا۔ تہران میں بھی بیشمار مذہبی اور تاریخی نوعیت کے مقامات قابل دید ہیں جن میں سے مسجد شہید مطہری، مسجد جامع، مزار امام زادہ صالح، نیاوران محل، شاہ کے دیگر محلات،اور جیولری میوزیم سرفہرست ہیں۔ کوہ بی بی شہر بانوؑ سے تہران پہنچتے پہنچتے رات ہوچکی تھی۔ رات ایک ہوٹل میں قیام کیا اور نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم کے شہر گیلان کی جانب روانہ ہوگئے۔

صومعہ سرا۔ صوبہ گیلان

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی ولادت باسعادت ایران کے شہر گیلان میں ہوئی۔ آپؒ کے نانا حضرت شیخ عبداللہ صومعی کا شمار گیلان کے مشائخ میں ہوتا تھا۔آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی سیدہ فاطمہ ام الخیر تھا۔حضرت غوث اعظم تو والدہ ماجدہ کی اجازت سے بغداد شریف روانہ ہوگئے لیکن آپکی والدہ محترمہ گیلان ہی میں رہیں اور گیلان کے ایک علاقہ "صومعہ

سرا'' میں آپؒ کا مزار مبارک اب بھی باطنی فیوض و برکات سے لوگوں کو مستفیض کررہا ہے۔ تہران سے صومعہ سرا تقریباً ۳۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ آپؒ کا مزار مبارک جعفری اسٹریٹ میں بچوں کے پارک کے ساتھ واقع ہے ۔ آپؒ کا مزار مبارک انتہائی سادہ اور ایک کمرہ میں واقع ہے۔ قبر مبارک پر ایک جنگلہ لگا ہوا ہے، اور جنگلے کے چاروں طرف سبز رنگ کی چادر لگی ہوئی ہے۔ سب احباب نے آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا پھر قبر انور پر چادر کا نذرانہ پیش کیا اور آپؒ کے رخ انور کی طرف بیٹھ کر ایک محفل ذکر منعقد کی۔ قصیدۂ غوثیہ باآواز بلند پڑھا۔ حضرت مولانا جامیؒ کی نعت(نسیما جانب بطحا گذرکن) پیش کی۔ ختم شریف اور دعا کے بعد مزار مبارک پر موجود خواتین و حضرت میں شیرینی تقسیم کی۔ یہ بھی ایک انتہائی پُرکیف اور پُرکشش مقام ہے کہ اٹھنے کو دل نہیں چاہتا، کچھ دیر مزید ٹھہرنے کے بعد سیدہ فاطمہ ام الخیرؒ کی خدمت میں الوداعی سلام پیش کیا اورگاڑی میں سوار ہوکر تہران روانہ ہوگئے اور وہاں سے بس میں سوار ہوکر بسطام شریف کی طرف چل دیے تاکہ حضرت بایزید بسطامیؒ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کیا جاسکے۔

سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامیؒ

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت بایزید بسطامیؒ کی ذاتِ بابرکات ہم میں ایسی ہے جیسے کہ حضرت جبرئیلؑ فرشتوں میں۔ حضرت بایزید بسطامیؒ ایک دن حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں بیٹھے تھے امام نے فرمایا بایزید وہ کتاب طاق سے اٹھا کر دو۔ آپؒ نے فرمایا کہ کون سے طاق سے؟ امام صاحب نے فرمایا کہ عرصہ سے تم یہاں رہتے ہو اور ابھی تک تم کو طاق کا پتہ نہیں؟ حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا کہ مجھے اس سے کیا کام کہ آپکی موجودگی میں سراٹھاؤں۔ اس پر حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اگر ایسا معاملہ ہے تو واپس بسطام کو جاؤ کیونکہ اب تمہارا کام ختم ہوگیا ہے۔

بُسطام شریف ایک چھوٹی سی بستی ہے جسے حضرت بایزید بسطامیؒ کے قدوم مبارک نے رشک عرش بریں بنادیاہے۔ ایک وسیع حرم میں حضرت امام جعفر صادقؑ کے صاحبزادے امام زادہ محمدؒ کا مزارمبارک ہے۔ اسی حرم سے باہر کھلی فضا میں حضرت بایزید بسطامیؒ کا مزار مبارک ہے جو ایک چھوٹے سے حُجرے میں ہے آگے بڑھ کر حضرت سلطان العارفین کی خدمت میں سلام پیش کیا، قبر مبارک پر چادر کا نذرانہ پیش کیا، پھر ایک مختصر سی محفل ذکر منعقد کی اور دعا کے بعد حضرت ابوالحسن خرقانیؒ کی چلہ گاہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ الوداعی سلام کے بعد باہر نکلے تو شدید برفباری ہورہی تھی اور ایک عجیب سماں تھا۔ ایک گاڑی میں

Scanned with CamScanner

سوار ہوکر خرقان شریف کی طرف چل پڑے۔

سلطان المشائخ حضرت ابوالحسن خرقانیؒ

سلطان المشائخ قطب وقت حضرت ابوالحسن خرقانیؒ کا اسم گرامی علی اور کنیت ابوالحسن تھی۔ اپنے زمانے کے غوث گذرے ہیں۔ تصوف و طریقت میں حضرت بایزید بسطامیؒ سے نسبت تھی۔ آپؒ ہر وقت مشاہدہ الٰہی میں محو رہتے اور درگاہ باری تعالیٰ کے نہایت ناز پروردہ تھے۔ آپؒ کا مزار مبارک کافی اونچائی پر واقع ہے۔ مسجد سے داخل ہوکر مزار مبارک پر پہنچے تو ایک عجیب فرحت اور تسکین کا احساس ہوا۔ مزار مبارک کو بوسہ دیا اور نذرانہ چادر پیش کیا اور بیٹھ کر محفل ذکر منعقد کی۔ ختم شریف کے بعد دعا اور پھر شیرینی تقسیم کی گئی۔ کچھ دیر آپؒ کے حضور بیٹھے رہے، پھر آپکی مسجد میں دو رکعت نفل ادا کیے۔ اس کے بعد آپ کی لائبریری کی زیارت کو نکلے جو کہ مزارِ مبارک کے قریب ہی واقع ہے۔

لائبریری کے انچارج نہایت خلوص اور محبت سے پیش آئے۔ بندہ نے اپنے سفرنامہ کا جو عراق، اردن شام اور ترکی کی زیارات مقدسہ پر مشتمل ہے ایک نسخہ پیش کیا تاکہ کسی طرح حضرت ابوالحسن خرقانیؒ کی درگاہ مبارک سے رابطہ قائم رہے۔ باہر آکر تصاویر بنائیں۔ پھر حضرت ابوالحسن خرقانیؒ کی خدمت میں الوداعی سلام پیش کرنے کے بعد واپسی کی تیاری شروع کردی۔ گاڑی میں سوار ہوکر شاہرود پہنچے۔ ایک ہوٹل میں کھانا کھایا اور سامان اٹھا کر نیشاپور جانے والی بس میں سوار ہوگئے۔

شیخ فریدالدین عطّار نیشاپوری

حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ حضرت شیخ فریدالدین عطار کو یوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں:

ہفت شہر عشق را عطار گشت
ما ھنوز اندر خم یک کوچہ ایم

(حضرت فریدالدین عطار تو عشق کی سات منازل طے کرگئے، جبکہ ہم ابھی صرف گلی کے ایک موڑ تک ہی پہنچے ہیں۔) ایک اور مقام پر حضرت مولانا روم فرماتے ہیں کہ حضرت حسین بن حلاج کی روح پرفتوح نے ڈیڑھ سو سال بعد از وفات حضرت فریدالدین عطار پر تجلی فرما کر ان کی تربیت فرمائی۔ مشہور صوفی شاعر حضرت سچل سرمست کو بھی حضرت فریدالدین عطار سے انتہائی عقیدت و محبت تھی۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ میں فریدالدین عطار کے وجود میں خداوندتعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپؒ کا مزار مبارک ایک وسیع باغ میں ہے۔ احاطہ مزار کے باہر آپؒ کا

Scanned with CamScanner

ایک خیالی مجسمہ بھی نصب ہے۔ مزار مبارک پر حاضر ہوئے اور سلام پیش کیا۔ تلاوت کے بعد دعا کی۔ آپؒ کے مزار مبارک سے چند گز کے فاصلے پر اسی باغ میں مشہور مصور اور مجسمہ ساز استاد کمال الملک کا مقبرہ بھی واقع ہے۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد باہر آگئے اور پیدل چلتے ہوئے امام زادہ محمد محروقؒ کے مزار مبارک پر حاضر ہوئے۔

امام زادہ حضرت محمد محروقؒ

آپ کا مزار مبارک ایک انتہائی خوبصورت عمارت میں ہے۔ عہد مامون میں آپ کو شہید کیا گیا اور پھر آپؒ کے جسم مبارک کو جلا دیا گیا۔ اسی وجہ سے آپکو محمد محروقؒ کہتے ہیں۔ آپکے حضور سلام پیش کیا اور فاتحہ کے بعد حکیم عمر خیام کے مقبرہ کی طرف چل پڑے۔

حکیم عمر خیام

حکیم عمر خیام کا مقبرہ بھی ایک خوبصورت باغ میں ہے۔ آپؒ کے کچھ مدت حضرت امام موفقؒ کی درسگاہ میں فقہ، حدیث اور اصول کی تعلیم حاصل کی۔ آپ اپنے زمانے کے نہایت نامور حکیم، مہندس، نجومی، اور فلسفی شاعر گذرے ہیں، جس پر خاک ایران کو ہمیشہ فخر رہے گا۔ حکیم عمر خیام نے اپنی زندگی میں کہا تھا کہ میری قبر ایسے مقام پر بنے گی جہاں ہر سال دو دفعہ پھول برسیں گے۔ چنانچہ آپؒ کی یہ پیشین گوئی لفظ بہ لفظ درست ثابت ہوئی۔ چنانچہ جس وقت ہم آپکی قبر پر حاضر ہوئے تو دیکھا کہ واقعی قبر کو ہر طرف سے درختوں اور پودوں نے ڈھانپا ہوا ہے۔ مذکورہ مقامات کی زیارات کے بعد واپس ہوٹل پہنچے، سامان اٹھایا اور بس میں سوار ہوکر مشہد مقدس روانہ ہوگئے۔

حضرت امام علی رضاؑ کا مزارِ مبارک

مشہد مقدس صوبہ خراسان کا صدر مقام اور ایران کے مشہور ترین زیارتی شہروں میں سے ایک ہے۔ اس کا اصل نام ''سناباذ'' ہے جو حضرت امام علی رضاؑ کی شہادت اور دفن کے بعد مشہد مقدس کے نام مشہور ہوا۔ روزانہ ہزاروں افراد دنیا کے چپے چپے سے حضرت امام رضاؑ کی زیارت کے لیے یہاں آکر سکونِ قلب حاصل کرتے ہیں۔ حضرت امام رضاؑ کے مزار مبارک پر سونے کا گنبد دور سے ہی نظر آنا شروع ہوجاتا ہے۔ گنبد کے دونوں طرف نہایت خوبصورت بلند مینار ہیں۔ آپؑ کا روضہ مبارک دنیا کے کے خوبصورت ترین روضوں میں شمار ہوتا ہے۔ ہم بھی حرم حضرت امام رضاؑ کے اندر داخل ہوئے تو زائرین کا بے پناہ رش تھا، ہر شخص اپنے عقائد کے مطابق امام کے حضور ہدیۂ سلام پیش کررہا تھا۔ ہم نے بھی سلام کے بعد

Scanned with CamScanner

ختم شریف پڑھا اور فاتحہ کے بعد اس خوبصورت عمارت کے بقیہ حصے دیکھنے چل پڑے۔ حرم امام رضاؑ کے ساتھ مسجد گوہر شاد بھی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ حرم امام رضاؑ، آستان قدس رضوی، مسجد گوہر شاد، صحن، لائبریری اور دوسری عمارات کو دیکھنے کے لیے کافی دن درکار ہیں اور چند سطور میں ان انتہائی خوبصورت عمارات کا بیان کرنا بھی انتہائی مشکل کام ہے۔ بہرحال یہ تمام عمارات دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں اور پھر اندر کی روحانی کیفیات کا منظر قابل دید ہوتا ہے۔ رات ایک ہوٹل میں قیام کیا اور صبح شہر طوس روانہ ہوئے۔

حکیم ابوالقاسم فردوسی طوسی

حکیم ابوالقاسم فردوسی اپنی مشہور زمانہ تصنیف *شاھنامہ* کی وجہ سے دنیا میں متعارف ہوئے۔ آپ کا مقبرہ مشہد مقدس سے ۲۵ کلومیٹر باہر ایک خوبصورت باغ میں واقع ہے۔ قبر ایک تہہ خانے میں ہے مقبرہ کے ساتھ ایک عجائب گھر بھی ہے، جس میں اور اشیا کے علاوہ شاہنامہ فردوسی کا قلمی نسخہ بھی زیارت کے لیے رکھا ہوا ہے۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد باہر آگئے اور کچھ ہی فاصلہ پر ایک عمارتِ ھارونیہ ہے اسکو دیکھنے کے بعد مشہد مقدس کی طرف چل پڑے۔ دوسرے دن نماز فجر کی ادائیگی کے بعد بس میں سوار ہوکر تائباد بارڈر کے لیے روانہ ہوگئے۔

☆☆☆

Scanned with CamScanner